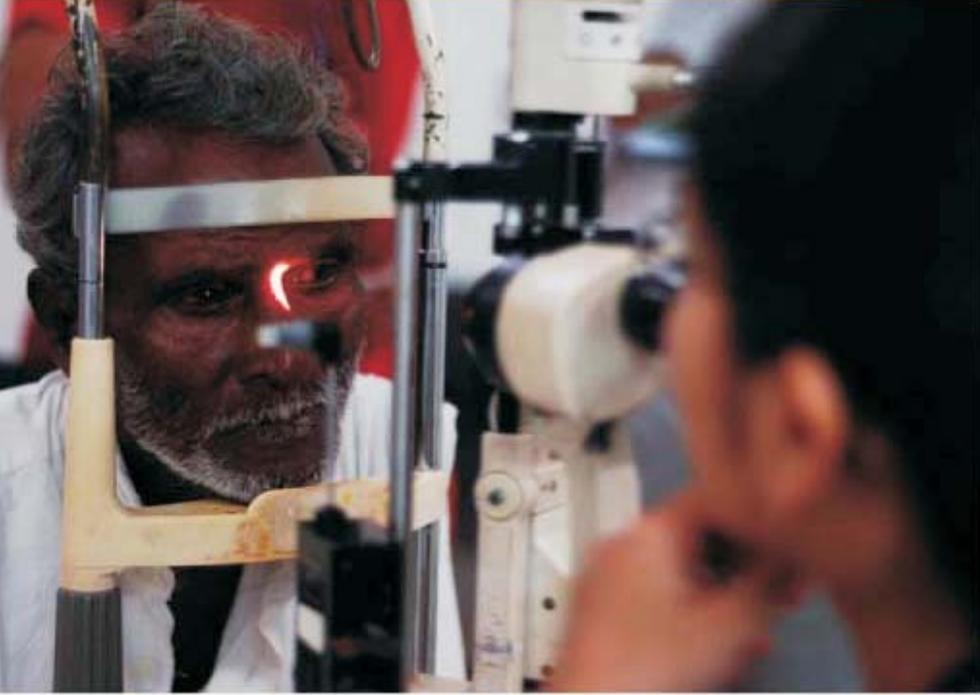


# آنکھوں کو

## نئی زندگی

مَن: گریج اگروال

تصاویر: ڈیٹیل ولکنسن



**آنکھوں** کی جانچ سے کیا یہ پتہ لگ سکتا ہے کہ کوئی شخص ایس کا مریض ہے یا نہیں؟ یا پھر آنکھوں کی جانچ کر کے ڈاکٹر کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ آپ گھٹیا یا بلند فشار خون (ہائی بلڈ پریشر) کے شکار ہیں یا نہیں؟ چینی کے شکر نیترا لیبہ اسپتال کے ماہرین چشم کے مطابق ان دونوں سوالوں کے جواب ہاں میں ہیں کیونکہ اکثر بیماریوں کا اثر آنکھوں کے نشوز پر پڑتا ہے۔ یہاں ایسی جانچ ہو بھی رہی ہیں۔ ان ماہرین کا کہنا ہے کہ آنکھوں کے مکمل جانچ سے ان بہت سی بیماریوں کا پتہ چل سکتا ہے جو جسم میں گھبرائے ہوئے ہیں۔ شکر نیترا لیبہ کے محققین اور معالجین صرف امراض چشم کا علاج تلاش کرنے یا پھر سرجری کی ہی تکنیک فروغ دینے پر ہی توجہ نہیں دیتے بلکہ آنکھوں میں ان علامات کی جانچ پڑتال پر بھی کام کرتے ہیں جو دیگر امراض کا اشارہ ہو سکتی ہیں۔

شکر نیترا لیبہ کا سفر تقریباً ۲۸ سال قبل شروع ہوا۔ اس وقت کے نوجوان ڈاکٹر ایس ایس بدری تاتھ نے آنکھوں کے ایک ایسے اسپتال کا خواب دیکھا تھا جس میں علاج کے لئے دنیا کے

اوپر: غریب بوڑھے انانکی آنکھوں کی شنکر نیترا لیبہ میں جدید ترین تکنیک سے جانچ۔

اوپر بائیں: غریب خواتین کو آنکھوں کی آپریشن کے بعد شنکر نیترا لیبہ کے ذریعے مفت بستر بھی دیا جاتا ہے۔

بدری تاتھ کے مطابق شکر نیترا لیبہ میں آنکھوں کی بیماریوں کے علاج کے لئے ہر جدید ترین آلہ اور تکنیک کا انتظام ہے اور بوقت ضرورت نئے آلات لائے جاتے رہتے ہیں۔ مارچ ۲۰۰۶ میں اسپتال نے ۴۳ لاکھ روپے کے صرفہ سے ریٹینا (شبکیہ) کو اسکین کرنے والی مشین خریدی۔ اس مشین کے ذریعے ریٹینا (شبکیہ) کی چھوٹی سے چھوٹی بیماری کی تشخیص کرنا ممکن ہو گیا ہے۔ ان کے مطابق شکر نیترا لیبہ نے مریضوں کو ہمیشہ جدید ترین معالجاتی سہولیات مہیا کرائی ہے۔ ریفریکٹیو سرجری اور لیسک لیزر اس کی نمایاں مثالیں ہیں۔

رفائی اسپتال ہونے کے باعث اس اسپتال کو غریب مریضوں کا مفت علاج جاری رکھنے اور اپنے دائرہ کار کی توسیع کے لئے لوگوں سے مالی امداد لینے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اسپتال کی مالی امداد کے لئے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ ایس وی آچاریہ اور کچھ دیگر ہندوستانیوں نے ۱۹۸۸ میں راک وے، میری لینڈ میں

جدید ترین آلات و تکنیک دستیاب ہوں اور امیر و غریب سب کی آنکھوں کا اعلیٰ درجہ کا علاج ہو سکے۔ آج شکر نیترا لیبہ آنکھوں کے علاج کے لئے پورے ہندوستان میں جانا جاتا ہے۔ ڈاکٹر بدری تاتھ کے مطابق شکر نیترا لیبہ میں روزانہ تقریباً ۱۵۰۰ مریض آتے ہیں اور اسپتال کے ۲۲ آپریشن تھیٹروں میں ایک سو سے زائد مریضوں کی سرجری کی جاتی ہے۔ وہ بتاتے ہیں کہ اسپتال کو نفع نہ نقصان کے اصول پر چلایا جاتا ہے اور ایک تہائی مریضوں کا علاج مفت ہوتا ہے۔ شکر نیترا لیبہ کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ جو علاج کا خرچ دے سکتے ہیں ان سے پیسہ لیا جاتا ہے اور غریبوں کو رعایت دی جاتی ہے۔ ڈاکٹر

امریکہ میں رہنے والے ایس وی آچاریہ (دائیں) نے نیترا لیبہ کے لئے سرمایہ جمع کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ انھیں نیترا لیبہ کی ایک تقریب میں چینی میں امریکہ کے قونصل جنرل ڈیوڈ ہاپر نے شنکر رتن ایوارڈ پیش کیا۔



تصویر: مہینہ شنکر نیترا لیبہ

## آنکھوں کی بیماریوں کے روزمرہ علاج کے نئے طور طریقے تلاش کرنے کے ساتھ ہی یہاں کے ریسرچ اسکالر اور ڈاکٹر اب اپنی توجہ تحقیق پر مرکوز کر رہے ہیں۔ اسپتال ۳۶ کروڑ روپے کی لاگت سے نیا ریسرچ انسٹی ٹیوٹ بنا رہا ہے جہاں اسٹیم سیل اور نینو تکنیک پر بھی تحقیقی کام کئے جائیں گے۔

اعلیٰ تعلیم یا تحقیقی پروجیکٹ پر کام کرنے کے لئے جاتے رہے ہیں۔ نینو تکنیک پر کام کر رہے ڈاکٹر کرشن کمار ریسرچ فیو کے تحت اپریل ۲۰۰۰ سے دسمبر ۲۰۰۰ تک چھ ماہ امریکہ کی یونیورسٹی آف سادرن کیلی فورنیا میں رہے۔ ادارے کے ایک اور معالج ماگرو باپولوجی کی ڈاکٹر کے لیکن کوارکان فورٹھ ورٹھ نیکاس کی فیوشپ ملی ہے۔ اور وہاں امراض چشم کی تحقیق میں تعاون دینے کے لئے نشان یادگار پیش کیا گیا۔ ادارے کے ڈاکٹر سدھرنے جولائی ۲۰۰۳ سے جون ۲۰۰۵ کے درمیان امریکہ کے جان ہانگلس اسپتال ولہرائی انسٹی ٹیوٹ میں امراض چشم کی روک تھام کی تربیت حاصل کی۔

شکر نیترا لہ اور امریکی اداروں سے رشتہ قائم کرنے میں بھی سر فہرست رہا ہے۔ ہند امریکہ اشتراک کے تحت فروری ۲۰۰۵ میں شکر نیترا لہ میں ہندوستان اور امریکہ کے ریسرچ اسکالروں کی میٹنگ ہوئی۔ امریکہ کے نیشنل آئی انسٹی ٹیوٹ نے کئی مشترکہ پروجیکٹوں کے لئے سرمایہ مہیا کر لیا۔ انسٹی ٹیوٹ میں ۱۹۸۵ میں ایلیٹ اسکول آف آپٹومیٹری کی شروعات کی۔ اس کا چار سالہ نصاب تعلیم یونیورسٹی آف کیلی فورنیا، برکلی کے پیچرف آف آپٹومیٹری کے نصاب کی طرز پر تیار کیا گیا ہے۔ یہاں سے آپٹومیٹری کی تعلیم کے بعد کئی طلبہ پی ایچ ڈی کرنے کے لئے امریکہ گئے ہیں۔

شکر نیترا لہ تحقیق کے ساتھ ہی اپنی توسیع کی کوششوں میں بھی مصروف ہے۔ چار سال قبل شکر نیترا لہ نے بنگلور میں اپنی شاخ شروع کی اس کے علاوہ جانا، مہاراشٹر کے گن پتی نیترا لہ اور گوہاٹی کے شکر نیترا لہ کو اس ادارے نے اپنی مہارت سے مستفید کیا ہے۔ ڈاکٹر بدری ناتھ کے مطابق دہرادون اور ماریش میں نئے مراکز کھولنے کی تیاری ہو رہی ہے۔

ویژن ریسرچ فاؤنڈیشن کے وائس پریزیڈنٹ اور ریسرچ ڈائریکٹر ڈاکٹر ایچ این مادھون کے مطابق یہ نیا انسٹی ٹیوٹ شکر نیترا لہ میں چلنے والے ساری تحقیقی کاموں کی ذمہ داری لے گا۔ وہ بتاتے ہیں کہ امراض چشم کے متعلق شائع ہونے والے تمام تحقیقی کاموں میں سے ایک تہائی شکر نیترا لہ سے ہوتے ہیں۔

شکر نیترا لہ کے ڈاکٹروں کو سٹیپنڈیل سے اس طرح کوڑیا بنانے میں کامیابی ملی ہے جسے جسم قبول کرنے سے انکار نہ کرے۔ ڈاکٹر مادھون کے مطابق اس طرح کے کوڑیا کی پیوند کاری خرگوش کی خراب آنکھوں میں کی گئی اور اگلے مرحلے میں اس کی آزمائش کی جانی ہے۔ وہ بتاتے ہیں کہ ۲۰۰۰ کے اواخر میں شروع ہونے والے نئے تحقیقی ادارے میں سٹیپنڈیل کی تجربہ گاہ بھی قائم کی جائے گی۔ شکر نیترا لہ کے ریسرچ فیو ڈاکٹر نینو ٹیکنالوجی پر بھی کام کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر مادھون بتاتے ہیں ”نینو ٹیکنیک کے ذریعے ہمیں اس طرح کی تیار مشین مل سکتی ہے جس میں ہمارے سر کے بال سے پچاس ہزار گنا چھوٹے اجزاء کا استعمال ہو اور جو ہماری آنکھوں کی روشنی بچانے میں بے حد مددگار ثابت ہو۔“ نئے ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں نینو ٹیکنیک کی تجربہ گاہ قائم کرنے کا منصوبہ بھی ہے۔ شکر نیترا لہ نے آنکھوں کی کسی بھی قسم کے متعدی بیماری کی جانچ کے لئے ریپڈ مولیکولر لارٹھ ایجاد کیا ہے۔ روایتی جانچ کے طریقے اس کے بارے میں بتانے میں کئی دن لے لیتے تھے لیکن نیا طریقہ صرف ۸ تا ۱۲ گھنٹے میں اس کی تشخیص کر دیگا۔ اسپتال میں سائنسی و صنعتی ریسرچ قونصل کے تعاون سے ڈی این اے چپ پر بھی کام ہو رہا ہے۔ جو آنکھوں کے تعدی سے متعلق کسی بھی وائرس یا جراثیم کی شناخت کر لے۔

شکر نیترا لہ کے بہت سے ڈاکٹر وقفہ وقفہ سے امریکہ میں



باضابطہ ایک غیر منافع بخش تنظیم شکر نیترا لہ ام ٹرسٹ بنایا۔ اس تنظیم کو دے جانے والے عطیات پر ٹیکس کی چھوٹ ملی ہوئی ہے۔ اس تنظیم نے وقتاً فوقتاً شکر نیترا لہ کے لئے سرمایہ بچانے میں کافی مدد کی۔ اس تنظیم کے بانی ٹرینی اور اعزازی خزانچی آچاریہ کوچنی میں امریکہ کے قونصل جنرل ڈیوڈ ہارپ نے شکر نیترا لہ کے شکر رتن اپوارڈ سے نوازا۔ شکر نیترا لہ ام ٹرسٹ کے مطابق آچاریہ نے شکر نیترا لہ کے لئے امریکہ میں تقریباً نو کروڑ روپے جمع کئے۔ آچاریہ اب امریکی شہری ہیں اور منظور شدہ اکاؤنٹس کی حیثیت سے وفاقی حکومت میں کام کر رہے ہیں۔

شکر نیترا لہ تین نکاتی فارمولے پر چل رہا ہے۔ روزمرہ طبی خدمات کے علاوہ تعلیم تربیت اور تحقیق کے کام میں بھی مصروف ہیں۔ ڈاکٹر بدری ناتھ کے مطابق انڈین میڈیکل ریسرچ کونسل نے اس اسپتال کو تیس کے پہلے ہی سال میں طبی علوم کے تحقیقی مرکز کی حیثیت سے منظوری دے دی تھی لیکن اب شکر نیترا لہ کے ماہرین جدید ترین نینو ٹیکنالوجی پر کام کر رہے ہیں۔ اسپتال نیشنل انسٹی ٹیوٹ فار ریسرچ ان وٹول سائنسز اینڈ آپٹیمولوجی کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ اگست میں اس کا باضابطہ افتتاح ہو چکا ہے اور اس پر ۳۶ کروڑ روپے کے صرفہ کا تخمینہ ہے۔ اسپتال سے ملحقہ

شکر نیترا لہ کے سربراہ ڈاکٹر بدری ناتھ کے مطابق اس اسپتال کا امریکہ سے قریبی رشتہ ہے۔ یہاں کے بہت سے ڈاکٹر وقفہ وقفہ سے اعلیٰ تعلیم اور تحقیقی پروجیکٹوں پر کام کرنے کے لئے امریکہ گئے ہیں۔

